Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاکھوں ایسے احمدیوں کی ضرورت ہے جو اہل اللہ بن چکے ہوں

اگر خدا کی محبّت نہ ہو تو ساری عبادتیں رائیگاں چلی جاتی ہیں

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۲۵
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | جمعرات ۔ ۳ جمادی الاول ۱۴۱۱ھ، ۲۲ نبوت ۱۳۶۹ ہش، ۲۲ نومبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۱۴

انسان اسی وقت ٹھوکر کھاتا ہے
جب دنیا، اولاد یا عزّت کی محبّت خدا
کی محبّت پر غالب آجاتی ہے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۰ ظہور ۱۳۶۹ ہش (۱۰ اگست ۱۹۹۰ء) بمقام اسلام آباد۔ برطانیہ

حضور ایدہُ اللہ نے سورہ بیّنہ آیت ۶ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ کی عبادت ہر دین کا خلاصہ ہے

"یہ آیت کریمہ جس کی میں نے تلاوت کی ہے سورۂ بیّنہ سے لی گئی ہے اس ایک آیت میں نہ صرف اسلام کا خلاصہ بیان فرما دیا گیا بلکہ تمام ادیان کا جو خدا کی طرف سے نازل کئے جاتے ہیں، خلاصہ بیان فرما دیا گیا ہے اور .... تمام اہلِ کتاب کے دین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے کبھی بھی اہلِ کتاب کو یعنی جن قوموں کی طرف کتاب نازل فرمائی، اس کے سوا اور کوئی دین عطا نہیں کیا کہ .... وہ اللہ کی عبادت کریں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ دین کو خدا کے لئے خالص کرتے والے ہوں .... یعنی ہمیشہ اللہ کی طرف جھکنے والے .... اور نمازوں کو قائم کریں اور بنی نوع انسان کے لئے جیسا خدا چاہتا ہے خرچ کریں یا بھلائی کے کاموں پر خرچ کریں .... یہ وہ دین ہے جو قائم رہنے والا دین ہے۔ یعنی وہ تمام ادیان کی بنیاد ہے جو ہر زمانے میں، ہر حال میں، ہر قوم میں یکساں قائم رہا۔ اور ہر دین کی عمارت اسی بنیاد پر کھڑی کی گئی۔

اس آیت میں عبادت کا ذکر پہلے کرنے کے بعد پھر نمازوں کے قیام کا ذکر فرمایا گیا ہے جو غور طلب بات ہے۔ اگر عبادت سے مراد نمازیں ہی ہیں تو پھر دوبارہ نمازوں کا ذکر کیوں فرمایا گیا .... انہیں کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ مگر یہ کہ وہ خدا کی عبادت کریں۔ اس کے بعد فرمایا .... اور نماز کو قائم کریں۔ پس معلوم ہوا کہ پہلی جگہ جہاں عبادت کا ذکر ہے وہاں وسیع تر مضمون ہے اور دوسری جگہ رسمی عبادت جو مذاہب سکھاتے ہیں، وہ مذکور ہے یعنی یقیموا الصلوٰۃ میں وہ رسمی عبادات بیان کی گئی ہیں جو ہر مذہب نے اپنے ماننے والوں کو سکھلائیں اور ان میں آپس میں اختلاف بھی ہے۔ مختلف شکلوں میں وہ عبادتیں بجالائی جاتی ہیں۔

پہلی آیت کا جو عبادت کا حصّہ ہے اس کے ساتھ ایک شرط قائم کر دی گئی جو صرف اس عبادت کے ساتھ متعلق نہیں بلکہ بعد میں آنے والے حصص کے ساتھ بھی اس کا تعلق ہے۔ اس کا ترجمہ پھر یوں بنے گا کہ .... انہیں نہیں حکم دیا گیا .... مگر یہ کہ خدا کی عبادت کریں .... دین کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے، اس کی تشریح کیا ہے۔ عبادت سے مراد کیا ہے؟ یہ بعد میں بیان فرمایا .... کہ اگر وہ خدا کی خاطر عبادت کریں گے اور خدا کی طرف جھکتے ہوئے عبادت کریں گے تو خدا اور بنی نوع انسان کے حقوق میں فرق نہیں کریں گے اور اُن کو ایک دوسرے سے جُدا نہیں کریں گے۔ پس پہلی عبادت میں خدا تعالےٰ سے تعلق کا وسیع تر مفہوم بیان ہوا ہے جس کے نتیجے میں انسان صرف خدا ہی کا نہیں ہوتا بلکہ اُس کے بندوں کا بھی ہو جاتا ہے اور قیام نماز پر انحصار نہیں کرتا یا اکتفا نہیں کرتا بلکہ قیام نماز کے ساتھ بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی متوجہ رہتا ہے اور ان کا بھی پورا پورا خیال کرتا ہے۔ پس زکوٰۃ جس کو .... کہتے ہیں یہ صرف وہ رسمی شرح کے ساتھ چندہ ادا کرنے کا نام نہیں بلکہ یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ زکوٰۃ جسم کی بھی ہوتی ہے۔ عقل کی بھی ہوتی ہے۔ انسان کو خدا نے جو بھی توفیق عطا فرمائی ہے ہر ایک کی زکوٰۃ نکالنی پڑتی ہے اور یہ جو واقفین نَو کی تحریک ہے یہ بھی جماعت کی طرف سے اولاد کی .... ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ نے جو اولاد جماعت کو وسیع طور پر عطا فرمائی اس میں ایک حصّہ خدا کے حضور .... پیش کر دیا گیا۔ پس زکوٰۃ کا معنی بھی بہت وسیع ہے اور عبادت کا معنی بھی بہت وسیع ہے لیکن تینوں پر یہ شرط عائد ہوتی ہے کہ .... کہ خدا کی خاطر اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے ایسا کریں۔ پس مخلصین کی شرط عبادت کے عمومی مفہوم پر بھی اطلاق پائے گی۔ (نماز قائم کرنے) کے حکم پر بھی اطلاق پائے گی اور زکوٰۃ کی ادائیگی پر بھی اطلاق پائے گی اور اسی کا نام فرمایا دین قیم ہے۔ اگر خدا کی خاطر دین کو خالص کئے بغیر انسان کسی نوع کی بھی کوئی عبادت بجالائے وہ قبول نہیں ہوگی۔ خدا کی خاطر دین کو خالص کئے بغیر کسی رنگ میں بھی نمازیں قائم کرے وہ قبول نہیں ہوں گی اور خدا کی خاطر دین کو خالص کئے بغیر اگر کسی طرح کی بھی انسان زکوٰۃ نکالے تو وہ ردّ کر دی جائے گی۔ یہ بنیادی مفہوم ہے جس کے متعلق فرمایا گیا کہ یہ دین قیم ہے۔ یہ ایک ایسا خداوند کی طرف سے جاری ہونے والا مذہبی قانون ہے جس میں کبھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی ہمیشہ ہر مذہب کی بنیاد اسی اصل پر قائم کی جاتی رہی اور اسی اصل پر قائم رہے گی۔

دین کو دنیا پر مقدم رکھیں

حنیف، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لقب ہے اور جیسا کہ اس سے پہلے میں بعض دفعہ خطبات میں بھی اور قرآن کریم کے درس میں بھی بیان کر چکا ہوں کہ حنیف کا لفظی ترجمہ ہے ٹیڑھا اور ایک طرف جھکا ہوا چنانچہ لنگڑے کو بھی حنیف کہا جاتا ہے جس کا ایک پاؤں مڑا ہوا ہو جس کو پنجابی میں "ڈُڈا" کہتے ہیں اس کو بھی عربی زبان میں "حنیف" کہا جاتا ہے۔ پس یہاں "حنیف" سے کیا مراد ہے؟ مراد یہ ہے کہ ایک طرف جھکا ہوا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف ایسا جھکاؤ کہ جب بھی یہ فیصلہ در پیش ہو کہ گرنا ہے تو کس طرف گرنا ہے تو ہمیشہ خدا کی طرف گرے۔ اب پُل صراط کا جو نقشہ آپ کے ذہن میں آتا ہے۔ عرفِ عام میں پل صراط کے

مسلسل صـ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ صا سے آگے

متعلق بڑی بڑی کہانیاں بنی ہوئی ہیں۔ اس کے نتیجے میں عرف عام میں ایک پل صراط کا نقشہ ذہن میں آتا ہے کہ ایک بہت ہی باریک راستہ ہے اور اس میں خطرہ ہے کہ انسان کسی طرف گر جائے۔ اصل نقشہ مکمل تب ہو کہ اگر پل صراط کے ایک طرف جہنم ہو اور ایک طرف جنت ہو اور آدمی کے لئے ہمیشہ یہ خطرہ رہتا ہے کہ کہیں لڑکھڑائے اور کسی سمت میں گر جائے۔ حنیف کا لفظ یہ نقشہ پیش کرتا ہے کہ جب بھی ایسے فیصلے درپیش ہوں کہ انسان نے دنیا کو اختیار کرنا ہے یا دین کو اختیار کرنا ہے یا کبھی انسان لغزش بھی کھائے تو جب بھی گرے خدا کی طرف گرے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اسی بنا پر بیعت میں یہ شرط رکھی کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ جب بھی میرے سامنے دو فیصلے آئیں گے ایک دنیا کا اور (ایک) دین کا اور ان کا مقابلہ ہو گا تو میں ہمیشہ بالارادہ دین کو دنیا پر ترجیح دوں گا۔ لیکن حنیف میں ارادے کا دخل نہیں ہے۔ حنفاء جو حنیف کی جمع ہے اس میں مزاج اور فطرت کا بیان ہے۔ ایک ایسا شخص جس کی فطرت نیک ہو اور پاکیزہ ہو اس کا جھکاؤ ہمیشہ خدا کی طرف اور بھلائی کی طرف رہنے والا ہو۔ پس اسکی ٹھوکر بھی اس کو نجات دینے کا موجب بنے اور اس کا بالارادہ فیصلہ بھی نجات ہی کا موجب بنے۔ اس سے غلطیاں بھی ہوں تو صحیح سمت میں ہوں اور اس طرح اس کو ایک محفوظ زندگی یا معصوم زندگی خدا کی طرف سے عطا کی جاتی ہے جس کا ماڈل حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش کیا گیا اور ان کا نام ہی حنیف رکھ دیا گیا۔

لفظ حنیف کے ساتھ ہی عربی کا ایک اور لفظ بھی ہے جس میں صرف ایک نقطے کا اضافہ ہے یعنی جنیف۔ "ح" کے نیچے نقطہ ڈال دیں تو وہ "ج" بن جاتی ہے اور اگر "حنف" کے "ح" میں نقطہ ہو تو "جنف" بن جائے گا۔ اب یہ عربی زبان کا کمال کہنا چاہیئے یا یہ کہنا چاہیئے کہ جیسا کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے دعویٰ فرمایا کہ یہ الہامی زبان ہے یہ انسان کی بنائی ہوئی زبان نہیں ہے۔ اسے تسلیم کریں تو یہ چھوٹی سی مثال اس ایمان کو، اس یقین کو اور تقویت دیتی ہے۔ ایک ایسی چیز جو دو سمتوں کے درمیان متوازن ہو گئی ہو اگر ایک نقطے کا بھی اس میں اضافہ ہو تو وہ ایک دوسری طرف گر پڑے گی۔ پس حنف ہے ہر دفعہ خدا کی طرف گرنے والا اور اگر اس پر دنیا کے ایک نقطے کا بوجھ بھی زائد آ جائے تو وہ دنیا کی طرف گر پڑے گا اور یہ حقیقی پل صراط ہے جس میں ہمیں بہت احتیاط سے قدم اٹھانا ہو گا۔

حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے کشتی نوح میں جو اپنی تعلیم پیش کی ہے یعنی قرآن پر اور سنت پر مبنی تعلیم اس کو حضرت مرزا بشیر احمد (اللہ آپ سے راضی ہو) نے "ہماری تعلیم" کے نام سے ایک الگ رسالے کی صورت میں بھی شائع کیا۔ اس میں جہاں ایسے مقامات آتے ہیں کہ اگر تم میں دنیا کی ایک ذرہ بھر بھی ملونی ہوئی تو تم قبول نہیں کئے جاؤ گے اور قریب ہے کہ تم ہلاک ہو جاؤ۔ اس کو پڑھ کر بعض احمدی ایسے خوفزدہ ہوتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ بعضوں نے مجھے کہا کہ ہم سے تو یہ کتاب پڑھی نہیں جاتی۔ کیونکہ اس کا ایک ایک فقرہ ہمیں متہم کرتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا دین سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ جتنا اعلیٰ معیار پیش فرمایا گیا ہے اور جتنی اعلیٰ توقعات جماعت سے وابستہ فرمائی گئی ہیں ان کے پیش نظر تو یہ نظر ہی نہیں آتا کہ کوئی احمدی دنیا میں موجود ہو لیکن وہ اس عارفانہ نکتے کو نہیں سمجھتے کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے دین حق کی سب سے اعلیٰ تعریف فرمائی ہے اور یہ تعریف آپ پر صادق آتی تھی تو ہر جگہ جب فرماتے ہیں کہ اس کا مجھ سے تعلق نہیں تو مراد یہ ہے کہ وہ اس مقام کو نہیں حاصل کر سکا جس مقام کو دینے کیلئے میں آیا ہوں ۔۔۔ جس میں ایک نقطہ بھی دنیا کی ملونی کا شامل نہیں ہے۔ یہ وہی "ح" پر زائد ہونے والا نقطہ ہے جو ایک ظاہری تمثیل بن گیا ہے اور روحانی معنوں میں یہ وہ نقطہ کہلائے گا جو ایک متوازن شخصیت کو ایک طرف گرا دے اور یہ دنیا کا نقطہ ہے یہ جب داخل ہو جائے تو فیصلوں میں ہمیشہ انسان دنیا کی طرف مائل ہونے لگتا ہے۔ اب یہ محض ایک فلسفیانہ بات نہیں ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں اگر آپ غور کی نظر سے اپنے فیصلوں کو دیکھیں تو ہمیشہ یہی ہوتا ہے۔ بعض لوگ جب دو راہوں پر کھڑے ہوتے ہیں تو بڑا مشکل وقت ہوتا ہے صحیح فیصلہ کرنے کا اور وہ ان دو راہوں پر بسا اوقات دنیا کی طرف جھکنے والے فیصلے کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو جب دو راہوں پر کھڑے ہوتے ہیں تو خواہ کیسا ہی کڑوا فیصلہ ہو وہ ہمیشہ دین کی طرف مائل ہونے والا فیصلہ کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق قرآن گواہی دیتا ہے کہ وہ نجات یافتہ ہیں کیونکہ وہ دین قیمہ پر قائم ہیں۔ پس دین قیمہ کی تعریف میں حنیف کا داخل ہونا ضروری تھا ورنہ کیا پتہ کہ کسی کا دین خالص ہے کہ نہیں ہے۔

پس (دین کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے) کا تعلق نیت سے ہے اور انسان کے اندرونی رجحان سے ہے۔ وہ اگر سچا اور خالص ہو گا تو اس کے نتیجے میں لازماً وہ شخص حنیف بنے گا یعنی عملی دنیا میں وہ ہمیشہ خدا کی طرف گرنے والا اور خدا کی طرف جھکنے والا بن جائے گا۔ ورنہ اس کا یہ دعویٰ کہ میں دین خدا کے لئے خالص کر چکا ہوں یہ دعویٰ درست نہیں ہے۔ پس ایک پہلو سے مخلصین کہہ کر اندرونی کیفیت کا بیان فرما دیا گیا۔ دوسرے پہلو سے اس اندرونی کیفیت کی پہچان کی کسوٹی ہمیں عطا کر دی گئی۔ ہزاروں دعویدار ہوں گے جو کہیں گے ہم دین کو اللہ کے لئے مخلص کرنے والے ہیں۔ تم ان کو پہچان سکتے ہو۔ یہ کہنے کی ضرورت بھی نہیں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں کہ تم سچ بول رہے ہو۔ روزمرہ کی زندگی میں ان کے اعمال خود بتاتے چلے جائیں گے کہ وہ اپنے اس دعویٰ میں سچے ہیں یا جھوٹے ہیں کیونکہ حنفاء ہونے کا فیصلہ ایک ایسا فیصلہ ہو گا جو دکھائی دینے والا ہو گا۔ جہاں بھی دوراہے آئیں گے جھوٹ اور سچ کے درمیان تمیز کرنی ہو گی۔ جھوٹ کی پناہ لینی ہے کہ سچ کی پناہ لینی ہے۔ ایسے موقعوں کے اوپر ان کا فیصلہ خود بتا دے گا کہ وہ (دین کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکنے والے) تھے یا نہیں تھے۔

باریک نظر سے نیتوں کا حساب لیتے رہیں

پس جماعت احمدیہ کو اس باریک نظر سے اپنی نیتوں کا حساب اپنے آپ سے لیتے رہنا چاہیئے اور روزمرہ کی زندگی میں یہ عادت ڈالنی چاہیئے کہ وہ جب بھی فیصلے کرتے ہیں تو "حنیف" کے فیصلے کرتے ہیں یا "جنیف" کے فیصلے کرتے ہیں ان کی کونسی شخصیت ابھرتی ہے۔ اگر ان کے فیصلوں میں جنف کا عنصر غالب ہے تو پھر دنیا کی ملونی غالب ہو گئی اور اگر حنف کا عنصر غالب ہے تو دین کی ملونی غالب ہو گئی اور اس کے بعد پھر جہاں غلبہ ہو وہاں خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ غلبے والے حصے کو بڑھاتا چلا جاتا ہے اور کم تر حصے کو دور کرتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ ہرگز مراد یہ نہیں کہ ہر انسان جب وہ حنیف بنتا ہے تو اچانک مکمل حنیف بن جاتا ہے اور دنیا کی ملونی کا نشان تک باقی نہیں رہتا۔ یہ سلوک کا ایک رستہ ہے جس پر چلتے ہوئے رفتہ رفتہ اگلی منازل تک انسان کی رسائی ہوتی ہے لیکن آغاز ہی سے یہ فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے کہ اس کا انجام کہاں ہو گا۔ اگر اس کے روزمرہ کے فیصلوں میں حنف کا عنصر غالب ہو یعنی خدا کی طرف جھکنے کا عنصر غالب ہو، پھر بعض فیصلوں میں ٹھوکر بھی کھا چکا ہو اور بعض باتوں میں اس نے دنیا کو بھی ترجیح دی ہو تو جہاں تک میرا قرآن کریم کا مطالعہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے بچنے کے امکانات زیادہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ اس کی مغفرت اس کی ہر دوسری صفت پہ غالب ہے۔ اس لئے وہ شخص جو بالعموم خدا کی طرف جھکنے والا ہو اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ اس کی نیکی کے دائرے کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ اور اس کی بدی کے دائرے کو کم کرنا شروع کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نقطہ جو "جیم" کا جنف کا نقطہ ہے وہ کلیتہً مٹ جاتا ہے اور اس کا انجام پھر حنف پر ہوتا ہے تبھی قرآن کریم نے ہمیں یہ دعا اصرار سے سکھائی ۔۔۔۔۔ اے خدا! ہمیں ایسی حالت میں وفات دینا کہ ہم تیرے نزدیک ابرار میں شمار ہو چکے ہوں۔ اسی لئے انجام بخیر کی دعا کی طرف اولیاء نے بہت توجہ کی ہے اور بارہا انجام بخیر کی دعا مانگا بھی کرتے تھے اور دوسروں سے اس کی درخواست بھی کیا کرتے تھے۔

انجام بخیر کی دعا کا مطلب

مجھے یاد ہے قادیان میں بچپن میں جب (رفقاء) کی اکثریت وہاں پھرا کرتی تھی تو اس زمانے میں اکثر (رفقاء) جو دعا کی درخواست کیا کرتے تھے وہ انجام بخیر کی دعا کی درخواست کیا کرتے تھے اور سب سے پہلے یہ بات میں نے اُن سے ہی سیکھی۔ اس وقت سمجھ نہیں آیا کرتی تھی کہ یہ بزرگ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو پانے والے، دین کی صف اوّل کے لوگ یہ ہم بچوں سے یہ کیوں درخواست کرتے ہیں کہ دعا کرو کہ ہمارا انجام بخیر ہو۔ بعد میں جب قرآن کریم کے مطالعہ سے زیادہ سمجھ آئی تو اس وقت پتہ چلا کہ انجام بخیر سے مراد صرف یہ نہیں ہے کہ ہلاک ہونے والوں میں نہ ہم مریں بلکہ جس رستے پر خدا ڈالتا ہے اس کے اختتام تک پہنچیں۔ اپنی نیکی کا انتہائی عروج حاصل کریں۔ ہر شخص کی انتہا الگ الگ ہے۔ ہر شخص کو خدا تعالیٰ نے نیکی کا ایک دائرہ بخشا ہے۔ اس دائرے تک اس کی نیکی پھیل سکتی ہے۔ وہ اس کی حدود ہیں۔ یا آسمان کی رفعتوں میں اس کا ایک نقطہ ہے جس تک وہ پہنچ سکتا ہے تو ۔۔۔۔۔ نیک انجام کی دعا کا یہ مطلب ہو گا کہ اے خدا!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں اس نقطۂ عروج تک پہنچا دے جو ہماری ذات کے تعلق میں ہمیں ابرار میں داخل کر دے یعنی بہتر ہی بہتر رہے اور بدی کا کوئی پہلو باقی نہ رہے۔ حضرت (فضل عمر) کے متعلق حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو خدا سے خبر پاکر خبر دی) تھی۔ اس میں یہ تھا کہ جب وہ اپنے کام مکمل کر لے گا تب وہ اس نقطۂ آسمان کی طرف رفع کرے گا جو اس کے لئے مقدر ہے۔ پس ابرار میں مرنے یا نیک انجام پانے سے مراد یہی ہے کہ ہمیں اس وقت تک زندہ رکھ اور رفتہ رفتہ اس مقام کی طرف ہماری راہنمائی فرماتا چلا جا جس مقام میں جا کر دنیا کا کوئی نقطہ باقی نہیں رہتا اور خالصتہً ہم تیرے ہو جاتے ہیں۔

پس جب حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں کہ اگر تم میں دنیا کی کوئی ملونی ہوئی تو تم ہلاک ہو، اس کا ایک اور حل یہ بھی ہے کہ ایسے عاجز بندے جو دنیا کی ملونی رکھتے ہوئے نیکی کی طرف میلان رکھتے ہیں اور فکر رکھتے ہیں اور ہمیشہ اپنے گناہوں پہ غموں میں گھلتے رہتے ہیں اور یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں ابرار میں مارنا خدا تعالیٰ رفتہ رفتہ ان کو مارتے وقت اس مقام تک پہنچا چکا ہوتا ہے کہ دنیا کا کوئی نقطہ ان میں باقی نہیں رہتا۔ ایک یہ معنی ہیں (دین کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے) کے۔ دوسرے اس کے معنی عشق کے ہیں اور محبت کے ہیں۔

مخلصین، کسی کے لئے مخلص ہونے سے مراد ہے اُس سے محبت کرنا اور محبت کی پہچان یہ ہے کہ غیر محبوب کے مقابل پہ ہمیشہ انسان محبوب کو ترجیح دیتا ہے۔ اس کے لئے ممکن ہی نہیں ہے کہ جس چیز سے محبت ہے اس کے مقابل پر اس کو ترجیح دے دے جس سے نفرت ہے۔ یہ ایک قانونِ فطرت ہے جس میں کسی انسان کا دخل نہیں، چارہ کوئی نہیں۔ جیسے کششِ ثقل ہر چیز کو اپنے دائرے میں اپنی طرف کھینچتی ہے اور اس کے خلاف کوئی طاقت کام نہیں کر سکتی۔ اسی طرح وہ چیزیں جو بظاہر زمین سے دور ہو رہی ہوتی ہیں اپنے میکینیکل ذریعوں سے، کششِ ثقل ان کو بھی کھینچ رہی ہوتی ہے۔ جیسا میں کہتا ہوں کہ دنیا کی کوئی طاقت اِس قانون سے باہر رہ نہیں سکتی تو یہ بالکل درست بات ہے۔ ہر چیز جو زمین سے دور ہو رہی ہے کسی اور ذریعے سے، اس پر بھی کششِ ثقل مسلسل اثر انداز ہو رہی ہوتی ہے اور اس کو اپنی طرف کھینچ رہی ہوتی ہے۔ یہ وہ قانون ہیں جو غیر مبدل ہوا کرتے ہیں، ان کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا تو محبت کا قانون یہ ہے کہ جب بھی دو فیصلے ہوں، انسان قدرتاً، طبعاً محبت کی طرف جھکتا ہے اور نفرت کو کبھی محبت پر ترجیح نہیں دیتا۔ مخلصین سے مراد ہے: محبت کرنے والے اور حنفاء میں ان کی محبت کی پہچان بتا دی۔ وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم خدا سے محبت کرتے ہیں اُن کے اعمال تبھی قبول ہوں گے اگر وہ محبت کے ساتھ عبادت بجا لانے والے ہوں۔ اگر وہ خدا کی محبت کے ساتھ نمازیں پڑھنے والے ہوں۔ اگر وہ خدا کی محبت کے ساتھ زکوٰۃ دینے والے ہوں۔ پہچان کیا ہے؟ ایسے لوگ حنیف ہوا کرتے ہیں۔ جب بھی خدا کے مقابل پر غیر اللہ کی بات ہو تو وہ خدا کی طرف جھکتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے جھوٹ سے بچنے کی ایک نصیحت کے وقت بھی یہی نصیحت فرمائی کہ (سورہ حج آیات ۳۱-۳۲) کہ قولِ زور سے بچو .... اس کا کیا مطلب ہے کہ جھوٹ سے بچو اللہ کے لئے حنیف ہوتے ہوئے اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا گیا کہ شرک نہیں کرنا۔ مراد یہ ہے کہ جھوٹ کے وقت انسان غیر اللہ کی پناہ میں آتا ہے اور جھوٹ کو اختیار کرنا ہی یہ بتا رہا ہے کہ اللہ کی طرف جھکاؤ نہیں ہے۔ دنیا کی طرف جھکاؤ ہے۔ اس لئے جھوٹ ثابت کرتا ہے کہ انسان حنیف نہیں رہا۔ ایک اس کا یہ مطلب ہے۔ دوسرا یہ مطلب ہے کہ جھوٹ تم اس لئے اختیار کرتے ہو کہ تمہارا توکل غیر اللہ پر ہے۔ اگر تم جھوٹ سے بچو اور یہ سوچ کر بچو کہ اب تو میں نے غیر سے توکل ہٹا دیا ہے۔ اب میرا توکل اللہ پر ہو گیا ہے۔ میں اللہ کی طرف گر گیا ہوں تو پھر شرک نہیں کرنا۔ پھر یاد رکھنا کہ خدا ایسے گرنے والوں کو سنبھال لیا کرتا ہے۔ تو یہ مضمون وہی ہے کہ حنیف اس شخص کو کہتے ہیں جہاں فیصلوں میں یہ خطرہ بھی ہو کہ دوسری طرف میری ہلاکت ہے۔ اس ہلاکت کو دیکھتے ہوئے یعنی ایسے مقام پہ سچ بولنا جہاں پتہ ہو کہ اس کی سزا یقینی ہو گی پھر بھی گرتا ہے تو خدا کی طرف گرتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی صورت میں اگر تم جھوٹ سے اس لئے پرہیز کرنے والے ہو کہ تم حنیف ہو چکے ہو۔ تم مجبور ہو۔ بے اختیار ہو۔ میرے سوا تمہارا کوئی در ہی نہیں رہا۔ تو پھر یاد رکھو کہ اگر تم مشرک نہیں ہو تو میں بھی موحدین کو چھوڑنے والا نہیں ہوں۔ میں ضرور تمہاری حفاظت کروں گا۔ تمہیں اپنی پناہ میں لے لوں گا۔ تمہیں اپنی گود میں اٹھا لوں گا۔

خدا کی محبت کے حق میں فیصلہ کرو

پس یہ وہ مضمون ہے .... جس میں جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا محبت کا پہلو بھی بہت نمایاں ہے۔ اخلاص اور محبت دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور اس کی پہچان یہی ہوا کرتی ہے کہ دو فیصلوں میں ہمیشہ جس شخص سے محبت ہے اس کے حق میں فیصلہ ہوا کرتا ہے۔ جس سے محبت نہ ہو یعنی اس میں انصاف کی بات نہیں ہو رہی۔ میں کسی اور کے حق میں انصاف کی بات نہیں کر رہا۔ اپنے رجحانات کی بات کر رہا ہوں۔ ایک انسان نے دو چیزوں میں سے ایک اختیار کرنی ہے۔ وہاں انصاف کا فیصلہ نہیں ہے۔ اس اختیار کے وقت ہر شخص لازماً بے اختیار ہو کر محبت والا فیصلہ کرے گا۔ اور جس سے کم محبت ہے اس کی طرف نہیں جھکے گا۔ پس بغیر محبت کے کوئی عبادت نہیں۔ یہ نتیجہ نکلا۔ بغیر محبت کے نہ کوئی نماز ہے نہ کوئی زکوٰۃ ہے اور اس مضمون کو مزید تقویت ملتی ہے قرآن کریم کی ایک اور آیت سے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے .... کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم! (نام تو نہیں لیا گیا مگر مخاطب آپ ہیں) ان سے کہہ دے جو تیری پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں کہ (اگر تم اللہ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو میری اطاعت کرو تم اللہ کے پیارے بن جاؤ گے) اس کے دو معنی ہیں یعنی ایک ہی معنی ہیں اگر پہلے حصے پہ زور دیا جائے تو اور معنی نکل آئیں گے۔ دوسرے حصے پہ زور دیا جائے تو دوسرے معنی ابھر آئیں گے۔ عام طور پر دوسرے حصے پر زور دیا جاتا ہے اور یہ مطلب ہے جو اپنی ذات میں درست ہے کہ اے محمد! یہ اعلان کر کہ اگر تم خدا کی محبت کے اپنے دعوے میں سچے ہو تو میری پیروی کر کے دکھاؤ کیونکہ میں محبت کے دعوے میں سچا ہوں اور اس محبت کے نتیجے میں جو تقاضے پیدا ہوتے ہیں وہ میں پورے کر رہا ہوں۔ اس لئے میری پیروی کرو تو تمہاری محبت کا دعویٰ سچا نکلے گا اگر پہلے حصے پہ زور دیا جائے تو ایک اور معنی نکلتا ہے جو (دین کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے) کے معنے کو اور واضح کر دیتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر تم نے میری پیروی کرنی ہے تو محبت کے بغیر نہیں کر سکو گے .... مراد یہ ہو گی کہ میری پیروی کرنے کی خواہش رکھنے والو یاد رکھو۔ اگر تمہیں خدا سے محبت ہے تو پیروی کر سکو گے۔ اگر خدا سے محبت نہیں ہے تو نہیں کر سکو گے۔ پس (اللہ کی طرف جھکتے ہوئے)، کا مضمون اور کھل کر واضح ہو گیا کہ اگر خدا سے محبت ہے تو پھر عبادتیں، نیکیاں، زکوٰۃ، خدمتیں سب قبول ہوں گی۔ اگر نہیں ہے تو پھر یہ ساری ظاہری چیزیں ہیں اور بے معنی اور بے حقیقت ہو جاتی ہیں۔

اس مضمون کو سمجھنے کے بعد یہ پتہ چلتا ہے کہ کیوں دنیا میں بڑے بڑے عبادت گذار اور جبہ پوش اور دستار بند لوگ ایسے ہیں جن کے متعلق انسان اپنی فطرت سے محسوس کرتا ہے کہ یہ تقویٰ سے خالی لوگ ہیں۔ بے معنی اور بے حقیقت لوگ ہیں۔ ان کے اندر کشش کی بجائے نفرت پیدا ہوتی ہے اور اپنی طرف جذب کرنے کی بجائے وہ دھکے دینے والے لوگ ہوتے ہیں۔ ان میں رعونت دکھائی دے گی۔ ان میں دنیا کے لحاظ سے بہت بڑائی اور رعب بھی دکھائی دے گا مگر پیار سے خالی لوگ ہوتے ہیں کیونکہ جن کی عبادتیں اللہ کے پیار سے خالی ہوں اُن کے تعلقات دنیا کے پیار سے بھی خالی ہو جایا کرتے ہیں یعنی وہ خود دنیا کی طرف جھکتے ہیں مگر دنیا والوں کے لئے اُن کے دلوں میں سچا پیار نہیں ہوتا۔ پس دنیا سے پیار ہونا اَور چیز ہے اور اہلِ دنیا سے پیار ہونا اَور چیز ہے۔

خدا کی محبت کے بغیر سب عبادتیں ضائع ہو جاتی ہیں

اہل دنیا سے پیار صرف اسی وقت نصیب ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ سے پیار ہو۔ پس یہاں بھی یہی مضمون ہے کہ زکوٰۃ بھی تب قبول ہو گی اگر اللہ سے پیار ہو گا اور زکوٰۃ کا سلسلہ بھی تب آٹے گا اگر خدا تعالیٰ سے پیار ہو گا۔ پس تمام جماعت کو اب اس پہلو پہ زور دینا چاہیئے اور اپنی عبادتوں کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ کیا پتہ ہم ساری عمر عبادتیں کرتے رہے ہوں اور ساری عمر چندے بھی دے رہے ہوں لیکن خدا کی محبت غالب نہ ہو تو یہ ساری چیزیں ضائع ہو رہی ہوں۔ اس لئے جب سودے کرنے ہیں تو سودوں کی قیمت وصول کرنی ہے۔ ایسی زندگی کا کیا فائدہ کہ انسان قربانی بھی کر رہا ہو اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قربانی کا حاصل بھی کچھ نہ ہو۔ ایک ایسی جگہ کاشت کر رہا ہو جو زمین پیداوار کی اہلیت نہیں رکھتی۔ میں نے دیکھا ہے بعض بیچارے زمیندار لوگ ساری عمر ایسی زمین پر ٹکریں مارتے رہتے ہیں جہاں سے نکلتا کچھ نہیں۔ وہ قرضوں میں دبے رہتے ہیں۔ بچے ان کے نوکریاں کر کے ان کو پال رہے ہوتے ہیں لیکن وہ زمین کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ تو وہی کاشت، وہی محنت اچھی ہے جس سے نتیجے میں پھل حاصل ہو۔ پس اگر عبادتیں کرنی بھی ہیں تو پھل دار عبادتیں کریں۔ اگر چندے دینے ہیں تو پھل دار چندے دیں۔ اگر عوام الناس کی خدمت کرنی ہے تو ایسی خدمت کریں جس کے نتیجے میں آپ کو کچھ حاصل ہو اور اس میں دونوں طرف محبت کی شرط رکھ دی گئی ہے، اگر محبت سے عبادتیں کرو گے، اگر محبت سے نمازیں قائم کرو گے، اگر محبت سے صدقات دو گے تو یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی پیروی ہوگی (اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اطاعت کرو) اور محمد مصطفےٰ ﷺ کی سچی پیروی کے نتیجے میں فرمایا .... تمہارا پھل یہ ہے کہ اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ اب اللہ اگر محبت کرنے لگے تو یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہ سکتی۔ یہ ایسی بات نہیں ہے جس کے لئے کہنے والے کو ڈھنڈورے پیٹنے پڑیں۔ اس کے نتیجے میں علامتیں ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ اہل اللہ کی اپنی علامتیں ہیں اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی اور کے بندے بنتے ہیں اُن سے وہ علامتیں اہل اللہ کو ممتاز کر دیا کرتی ہیں۔

حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس مضمون کو بڑی تفصیل کے ساتھ اپنے گہرے اور لمبے تجربے کی روشنی میں بیان فرمایا ہے۔ اس لئے یہ ساری باتیں اپنی جگہ درست لیکن جب تک آخری نتیجہ نہ نکلے، کوئی شخص نہ مطمئن ہو سکتا ہے نہ اسے مطمئن ہونے کا کوئی حق حاصل ہے جب تک وہ خدا سے اُس کے پیار کی علامتیں نہ حاصل کرلے اور یہ علامتیں وہ خود بیان کر کے اپنے ڈھنڈورے نہیں پیٹا کرتا لیکن دن بدن اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے پیار کے جلوے نازل ہوتے ہیں اور اس کی کیفیت بدلنے لگتی ہے۔ پھر لوگ اس کو دیکھتے ہیں۔ پھر خدا اس کو بعض دفعہ ظاہر کرتا ہے اور بعض دفعہ نہیں کرتا اور دونوں صورتوں میں خدا کے ایسے بندے جو (اللہ کی طرف جھکنے والے) ہوں وہ کلیۃً مطمئن رہتے ہیں بلکہ بعض دفعہ نہ ظاہر کرنے کی صورت میں زیادہ مطمئن ہوتے ہیں۔ اور مزے کر رہے ہوتے ہیں اپنی ذات میں۔ ظاہر ہوتے ہیں تو خدا کی خاطر ہوتے ہیں اور دنیا کو خدا کی طرف بلانے کے لئے ظاہر ہوتے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جب ظاہر نہیں تھے اس وقت بھی وہ خدا کے تھے اور خدا سے اسی طرح راضی تھے۔ جب ظاہر ہوئے تو وہ جو اندرونی سکون تھا اور اطمینان نصیب تھا اس کی قربانی دے کر ظاہر ہوئے ہیں اور بہت بھاری قیمت دینی پڑی مگر چونکہ خدا کی خاطر ہوا اس لئے پھر بھی مطمئن رہے۔ جو ریاء کار لوگ ہیں اُن کا الٹ حساب ہوتا ہے وہ جب تک ظاہر نہ ہوں یعنی اپنے آپ کو ظاہر نہ کریں اس وقت تک وہ بے چین رہتے ہیں۔ اس وقت تک ان کی زندگی عذاب میں مبتلا رہتی ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو ظاہر کر دیں تو پھر اُن کے بوجھ ہلکے ہو جاتے ہیں۔

پس اہل اللہ کا مخفی ہونا اور حیثیت رکھتا ہے اور دنیا داروں کا مخفی رہنا اور حیثیت رکھتا ہے اہل اللہ کا ظاہر ہونا اور حیثیت رکھتا ہے اور دنیا داروں کا ظاہر ہونا بالکل اور حیثیت رکھتا ہے۔ خدا کے بندے جب ظاہر ہوتے ہیں تو تکلیف کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی کتب کا مطالعہ کریں اور آپ کے اشعار کا مطالعہ کریں تو یہی مضمون ملتا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھے تو دنیا میں نکلنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔ بڑے اطمینان سے میں تیری محبت کے سائے تلے تیری محبت میں ڈوبا ہوا زندگی بسر کر رہا تھا۔ تو نے مجھے نکالا ہے تو میں نکلا ہوں۔ اور تیری خاطر نکلا ہوں۔ پس اگر نیت خالص ہو یعنی (دین کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اس کی طرف جھکتے ہوئے) کے درجے سے انسان تعلق رکھتا ہو تو اس کے بعد اس کی ہر ہجرت خدا کی طرف ہوتی ہے۔ وہ مخفی رہ کر بھی خدا کے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے۔ وہ ظاہر ہو کر بھی خدا کی طرف حرکت کر رہا ہوتا ہے اور اس پہلو سے اس کے اخلاص کے اوپر خدا اس کے اخفاء کی حالت میں بھی گواہ رہتا ہے شرط یہی ہے کہ خدا سے محبت کا تعلق ہو اور پیار کا تعلق ہو اور یہ محبت ہر دوسرے رشتے پر غالب ہو۔

ٹھوکر کھانے کا مقام

جتنے لوگ دنیا میں ٹھوکر کھاتے ہیں وہ اس مقام پر جا کر ٹھوکر کھاتے ہیں جہاں خدا کی محبت سے دنیا کی محبت یا اولاد کی محبت یا اپنی عزت کی محبت۔ آگے اونچا سر نکالے ہوئے کھڑی ہوتی ہے۔ جب تک اُن کا امتحان اس مقام تک نہیں پہنچتا وہ مخفی رہتے ہیں۔ یعنی ان کا نفاق مخفی رہتا ہے۔ اُن کی نیکی مخفی نہیں رہتی۔ نیکی ظاہر رہتی ہے اور نفاق مخفی رہتا ہے۔ جب ابتلاء اتنا سر اٹھائے یا اتنا بلند ہو جائے کہ وہاں جا کر خدا کی محبت کوتاہ رہ جائے اور اس کا قد چھوٹا رہے اور ان کی اولاد کی محبت اور مال کی محبت اور عزتِ نفس کی محبت اونچی نکلی ہوئی ہو تو وہ ابتلاء پھر ان کو خدا سے الگ کر دیتا ہے۔ اس وقت وہ ننگے ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ ظاہر ہوتے ہیں اور پتہ چل جاتا ہے کہ یہ کیا تھے جو اب اُبھر کر (سطح) SURFACE یعنی سطح آب پر اُبھر کر نکلے ہیں تو کیا شکل نکلی ہے۔ سطح آب کے نیچے ڈوبی ہوئی ہزارہا چیزیں ہیں۔ کہیں بھیانک مکروہ جانور بھی ہیں۔ کہیں بڑی بڑی خوبصورت مچھلیاں بھی ہیں۔ باہر آئیں تو پتہ چلے ناں۔ تو ابتلاء یہ کام کیا کرتا ہے کہ اندرونی گندے وجود کا سر جب باہر نکلتا ہے تو نہایت بھیانک اور مکروہ شکل میں نکلتا ہے۔ اس وقت پتہ چلتا ہے کہ ان کی خدا کی محبت کا قد بس اتنا سا ہی تھا۔ اور اپنی محبتوں کے قد اس سے بہت اونچے تھے۔ پھر وہ خدا کی محبت کے بغیر وجود نکلتا ہے اور وہ مکروہ ہوتا ہے لیکن اہل اللہ کو ابتلاء اور رنگ میں دکھاتے ہیں۔ ان کی نیکیاں مخفی ہوتی ہیں اور جب ابتلاء ان کو اچھالتے ہیں تو ان کی اپنی ساری محبتیں پیچھے رہ جاتی ہیں، ڈوبی ہوئی رہ جاتی ہیں، صرف خدا کی محبت کے ساتھ وہ چلتے ہیں اور خدا کی محبت کے ساتھ دنیا پر جلوہ گر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو خدا کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہمیشہ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔ اُن کے ساتھ رہتا ہے۔ اسی کا نام اللہ کی معیّت ہے۔ معیّت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ چار قدم کی معیت اور پھر خدا پیچھے اور آپ آگے۔ یہ معیّت کا مطلب ہے کہ وہ ایمان لانے والے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے وہ یہ ہوتے ہیں جو دین کو خدا کے لئے خالص کرتے ہیں اور ہر دوسرے کے مقابل پر خدا کی محبت کو غالب سمجھتے ہیں۔ اس کے ہو کے رہ جاتے ہیں۔ پس اسی مضمون کو سمجھ کر یہ دعا کرنی چاہیئے کہ ہم احمدیوں کو کثرت کے ساتھ ایسے خدا والے عطا ہوں یا جماعت احمدیہ کو کہنا چاہیئے، کثرت کے ساتھ ایسے خدا والے عطا ہوں جو ہر امتحان کے بعد جب وہ ظاہر ہوا کریں تو خدا کی معیت کے ساتھ ظاہر ہوا کریں خدا کے حسن اور خدا کے جلووں کے ساتھ ظاہر ہوا کریں۔ اس وقت دنیا میں جو بے انتہاء مصائب آ رہے ہیں اور آنے والے ہیں اور بہت ہی بڑے زلزلے رونما ہونے والے ہیں جن کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں ان میں یہ اہل اللہ ہیں جو دنیا کو بچائیں گے۔ اس لئے آج ایک۱ یا دو۲ یا تین۳ یا چار۴ کی ضرورت نہیں ہے آج لاکھوں ایسے احمدیوں کی ضرورت ہے جو اہل اللہ بن چکے ہوں اور خدا کی معیّت ان کو نصیب ہو۔ پس اللہ کرے کہ لاکھوں نہیں، کروڑوں ایسے احمدی ہمیں عطا ہوں جو خدا والے بن کر دنیا کو خدا کے عذاب سے بچانے میں کامیاب ہو سکیں۔

مکرم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب (تمغۂ قائداعظم) انتقال فرماگئے

مکرم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب تمغہ قائداعظم سابق ڈائریکٹر سائنٹیفک ریسرچ فارسیٹ انسٹیٹیوٹ پشاور ۲۱، نومبر ۱۹۹۰ء صبح ۵ بجے وفات پاگئے۔ آپ مکرم میجر عبدالقادر صاحب ناظر دیوان ربوہ کے بڑے بھائی تھے۔ لمبے عرصہ تک ایبٹ آباد حلقہ یونیورسٹی پشاور اور پھر حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے صدر رہے۔

آپ موصی تھے۔

احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

مہاجرین کے ہائی کمشنر

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل پیریز ڈی کوئیار نے اقوام متحدہ کے مہاجرین کے ہائی کمشنر کے طور پر اپنے انتہائی معتمد افسر وریندرا دیال کا نام پیش کیا ہے۔ وریندرا دیال بھارت کے باشندے ہیں اور سیاست سے زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے۔ امریکہ نے اس تجویز کی مخالفت کی ہے اور امریکہ کے ساتھ کئی دوسرے ملکوں نے بھی اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اس عہدے کے لئے کسی ایسے تجربہ کار سیاست دان کا نام لیا جانا چاہیئے جو اس مقصد کے لئے فنڈ اکٹھا کر سکے کیونکہ وریندرا دیال بیوروکریٹ تو ہیں لیکن سیاسی نہیں اور ان کا کسی ملک پر بھی سیاسی اثر نہیں ہے۔ اس لئے ان کی تقرری کسی طرح بھی موزوں نہیں کہی جاسکتی امریکہ کی اس مخالفت کا ذکر نیویارک ٹائمز نے کیا ہے۔ اخبار مذکور نے سفارتی ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ بش ایڈمنسٹریشن اور متعدد دیگر مغربی ممالک جو جنیوا میں قائم کردہ مہاجرین کی ایجنسی کو ۵۵۰ ملین ڈالر سالانہ ادا کرتے ہیں، نے دیال کی تقرری کی مخالفت کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پیریز ڈی کوئیار جواب ریٹائر ہونے والے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک دوست کو آگے کھسکا دیا ہے اور اس سلسلے میں کسی سے مشورہ نہیں کیا۔ امریکہ کے سرکاری افسروں کا خیال ہے کہ اس عہدے کے لئے کوئی بہت بڑی سیاسی شخصیت موزوں ہو سکتی ہے کیونکہ مہاجرین کی دیکھ بھال کرنے والی ایجنسی کے لئے رقم کا جمع کرنا بھی ایک خاصا اہم کام ہوتا ہے۔ اور دنیا کے ۱۵ ملین مہاجرین کی حفاظت کے لئے خاصی رقم کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان سفارت کاروں نے یہ بھی کہا ہے کہ پیریز ڈی کوئیار نے صرف دوستی کا خیال رکھتے ہوئے ریندرا دیال کا نام پیش کر دیا ہے۔ کیونکہ وریندرا دیال نے ان کے ساتھ خاصا عرصہ کام کیا ہے اور یہ ایک ایسی بات ہے جسے کسی صورت بھی پسند نہیں کیا جاسکتا۔ عام طور پر ایسے ملک جو خاصی رقم اس مقصد کے لئے ادا کرتے ہیں وہ ایسی تقرری کو کسی طرح بھی پسند نہیں کر سکتے۔ مہاجرین کے لئے ہائی کمشنر کی تقرری کا اختیار اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو ہے لیکن ان کا فرض ہے کہ وہ تمام ایسے ممالک سے مشورہ کریں جن کا مہاجرین سے بلاواسطہ تعلق ہے اور ان کے فیصلے کی توثیق جنرل اسمبلی سے کروائی جانی چاہیئے۔ اس وقت پاکستان کے پاس دنیا بھر سے زیادہ مہاجرین موجود ہیں جن کی تعداد ۳۰ لاکھ سے اوپر ہے۔ کیونکہ ۳۰ لاکھ تو افغانی ہیں اور ہزاروں ہزار کشمیری بھی بطور مہاجر کے پاکستان میں بس رہے ہیں۔ اخبار ٹائمز کے مطابق یہ تنازعہ کچھ اور بھی گہرا ہو گیا ہے۔ کیونکہ سکرٹری جنرل نے اقوام متحدہ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے تیسری دنیا سے ہائی کمشنر لینے سے انکار کر دیا تو امریکہ کو اپنے ڈپٹی ہائی کمشنر کی پوسٹ سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔ کیونکہ ڈپٹی ہائی کمشنر کی پوسٹ روایتاً امریکہ ہی کے پاس رہتی ہے۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ پیریز ڈی کوئیار نے اس طرح دھمکی دی ہے کہ اگر ان کا تجویز کردہ ہائی کمشنر نہ لیا گیا تو وہ امریکہ کے ڈپٹی ہائی کمشنر کی بھی منظوری نہیں دیں گے اور اس بات پر امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ سخت ناراض ہیں۔ دفتر کی ایگزیکٹو کمیٹی کے چیئرمین جو نائیجیریا کے باشندہ ہیں نے بھی پیریز ڈی کوئیار کو بتایا ہے کہ مہاجرین کی ایک ۴۳ مملکتی ایجنسی کی گورننگ باڈی بھی اس تقرری پر خوش نہیں ہے۔ گذشتہ ہفتے مہاجرین کی ایجنسی کو رقوم ادا کرنے والے ۱۶ بڑے ممالک جنیوا میں ملے اور یہ میٹنگ امریکہ کے اشارے پر کی گئی تھی۔ مقصد یہ تھا کہ مسٹر وریندرا دیال کی تقرری کی تجویز کی مخالفت کی جائے۔ مسٹر دیال پچپن سالہ انڈین سول سرونٹ ہیں۔ جنہوں نے ہائی کمشنر کے ساتھ ۶۵ سے ۱۹ تک کام کیا ہے اس کے بعد انہیں اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹرز نیویارک میں تبدیل کر دیا گیا۔ وہاں ۱۹۸۲ء میں ان کی تقرری پیریز ڈی کوئیار کے سب سے اعلیٰ مشیر کی حیثیت سے کی گئی۔ زیادہ امکان اسی بات کا ہے کہ وریندرا دیال کی تقرری کی تجویز کو سیکرٹری جنرل واپس لے لیں گے اور ان کی جگہ کوئی ایسا شخص مقرر کیا جائے گا جسے وہ تمام ممالک پسند کرتے ہوں جو مہاجرین کے لئے خاصی بڑی بڑی رقوم ادا کرتے ہیں اور جن کا تعلق بلاواسطہ مہاجرین کے ساتھ ہے۔

بوڑھی ماماٸیں (لے پالک)

کسی کے ہاں اولاد نہ ہو تو وہ کسی رشتہ دار کا بچہ یا کسی اور بچے کو لے کر پال لیتے ہیں یا بعض اوقات کسی علاقے میں حالات زیادہ خراب ہو جائیں اور لوگ اپنے بچوں کی خوراک کا بھی انتظام نہ کر سکیں تو انہیں کسی اور کے حوالے کر دیتے ہیں کہ لیجئے آپ انہیں پال لیجئے۔ اپنے بچوں کی طرح رکھیئے۔ یا بعض اوقات کسی یتیم بچے کو لے کر پال لیا جاتا ہے۔ یہ سب لے پالک بچے ہوتے ہیں لیکن کیا آپ نے کبھی یہ بھی سنا ہے کہ کوئی لے پالک بوڑھی ماما ہو۔ نانی یا دادی۔ اور کسی نے لے کر اسے پالا ہو۔ یقیناً آپ نے یہ بات کبھی نہ سنی ہوگی۔ لیکن کہتے ہیں کہ گذشتہ دنوں تھائی لینڈ میں ایک عورت نیلنگ یی سون NANG YISON بہت بوڑھی تھی۔ تھی بھی وہ اکیلی۔ اس لئے اسے اپنی روزگار کے لئے خود ہی محنت مشقت کرنی پڑتی تھی۔ اسی محنت مشقت کے دوران اسے نقرس کا درد بھی شروع ہو گیا اور وہ اتنا کام بھی نہ کر سکی جتنا وہ پہلے کرتی تھی۔ اب وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ کون اس کی مدد کرے اور کون اس کا ہاتھ پکڑے چنانچہ انگلستان کی ایک فیملی نے اس بات کا ارادہ کیا کہ وہ نینگ یی سون کا خیال رکھے گی اور انہوں نے اس کی ضروریات پوری کرنی شروع کر دیں۔ اس فیملی کی دیکھا دیکھی دوسروں کو بھی خیال آیا اور دوسروں کو خیال آتے آتے۔ ایسے ادارے بھی قائم ہو گئے جو غیر ملکوں میں بوڑھے لوگوں کی مدد کا انتظام کر سکیں ایک چھوٹی سی رقم چندے کے طور پر رکھ دی گئی۔ یہ رقم ایک ہفتہ میں صرف دو پونڈ تھی۔ اور اس رقم سے مختلف بوڑھے لوگوں کو لے پالک سمجھتے ہوئے ان کی خوراک ان کی ادویہ اور دیگر ضروریات کا انتظام کیا جانے لگا۔

جب ہم نے یہ خبر انگلستان کے ایک اخبار میں پڑھی (اس کا عنوان تھا "ایک بوڑھی ماما کو لے پالک بنائیے") تو ہمیں خیال آیا کہ حضرت امام جماعت (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ نے خدام الاحمدیہ کے آغاز ہی میں یہ فرمایا تھا کہ نوجوان بیٹھے گپیں مارتے رہتے ہیں اور جس وقت وہ گپیں مار رہے ہوتے ہیں اسی وقت کسی بوڑھی عورت، کسی بیوہ یا کسی معذور کو تھوڑی سی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ کوئی سودا لادے کوئی آٹا پسوا دے یا اور کوئی ایسی ہی بات، اگر یہ نوجوان یہ کام اپنے ذمے لے لیں تو ان بوڑھے لوگوں کی یا معذور لوگوں کی مدد بھی ہو جائے گی، وہ خود بھی اپنے لئے ثواب کا ذریعہ بنیں گے اور معاشرہ بھی بہتر سے بہتر ہوتا چلا جائے گا۔ چنانچہ خدام الاحمدیہ کے ذمے حضور نے یہ کام بھی لگایا کہ وہ حاجت مندوں کی حاجت پوری کرنے کی کوشش کریں کسی کا سودا لادیں۔ کسی کا آٹا پسوا دیں۔ کسی کا کوئی اور کام جو وہ از خود نہ کر سکتا ہو کر دیں گویا کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ بوڑھی ماماؤں کی لے پالک کی سکیم جیسے اب انگلستان کے اخبارات میں پیش کیا گیا ہے۔ دراصل اس وقت شروع ہو گئی تھی جب خدام الاحمدیہ کا احمدیہ جماعت میں آغاز ہوا تھا۔ اور ان دونوں سکیموں میں یہ فرق بھی ہے کہ انگلستان کی سکیم تو چندے لے کر ان بوڑھی ماماؤں کی مدد کرتی ہے۔ جس سے بلاواسطہ تعلق پیدا نہیں ہوتا لیکن خدام الاحمدیہ کی سکیم بلاواسطہ تعلق پیدا کرنے والی ہے اور دلوں میں ہمدردی اور محبت کے جذبے کو اجاگر کرتی ہے۔

ایران / سعودی عرب

کئی سال ایک دوسرے سے برسرپیکار رہنے کے بعد اب سعودی عرب اور ایران مذاکرات میں مصروف ہیں تاکہ آپس کے تعلقات کو بہتر بنایا جاسکے۔ یہ بات سعودی سرکاری حلقوں نے تہران میں بتائی ہے۔ دونوں ملک اب سفارتی تعلقات ایک دفعہ پھر قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ اسکے لئے کوئی تاریخ تو مقرر نہیں کی گئی لیکن اسمیں کچھ شک نہیں کہ جسطرح مذاکرات ہو رہے ہیں تعلقات جلد ہی بحال ہونے کا امکان ہے۔ ایران اور سعودی عرب عراق کے دو زبردست ہمسائے ہیں اور ایران اور عراق آٹھ سال تک جنگ میں بھی مصروف رہے ہیں اب ایران عراق کی جنگ ختم ہونے کے بعد جو حالات پیدا ہوئے ہیں خاص طور پر عراقی قبضہ کویت کے بعد تو عرب ریاستوں سے ایران نے اپنے تعلقات بہتر کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کویت پر عراقی قبضے کے بعد عرب ریاستوں کے آپس کے تعلقات کس طرح تبدیل ہو رہے ہیں۔ اور انہی کی ایک کڑی ایرانی اور سعودی تعلقات کو بھی سمجھا جاسکتا ہے۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اگر ایران کے عرب ریاستوں کے ساتھ تعلقات بہتر ہو گئے تو اس علاقے میں ایران کی پوزیشن بہت مستحکم ہو جائے گی۔ کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس علاقے کی سپر پاور بن سکتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ بعض مبصرین نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ اسوقت عراق نے کویت پر قبضہ کر کے ایران کو یہ موقع فراہم کر دیا ہے کہ وہ خلیج کے علاقے میں اپنے آپ کو ایک بڑی طاقت کے طور پر پیش کر سکے۔ چونکہ ایران نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق عمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے بھی ان ممالک میں جو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے حق میں ہیں اپنے لئے خاص عزت کا مقام پیدا کر لیا ہے۔

مبصرین کا یہ بھی خیال ہے کہ عراق اور ایران کی جنگ ختم ہونے کی وجہ سے ایران اب اس بات پر نظر لگائے ہوئے ہے کہ اسکا حریف اب خاصی مشکلات میں پھنسنے والا ہے۔ یعنی جو پابندیاں عراق پر لگائی گئی ہیں۔ وہ عراق کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوں گی۔ اور کہا جاتا ہے کہ جتنا عراق پیچھے کی طرف جائے گا۔ اتنا ہی ایران اوپر کی طرف جا سکتا ہے۔ اور جب سعودی عرب اور ایران کے سفارتی تعلقات قائم ہو جائیں گے (حالانکہ ان کے آپس کے مناقشات ناقابل حل معلوم ہوتے تھے) کیونکہ یہ دونوں اسلامی دنیا کی سربراہی کے لئے کوشاں تھے۔ اس سے بھی صدر صدام حسین پر دباؤ بڑھ جائے گا۔ دونوں ملکوں نے عراق کے اس اقدام کو انتہائی سنگین قرار دیا ہے۔ اقوام متحدہ میں ایران کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ سعودی عرب اور ایران میں جو مذاکرات ہو رہے ہیں ان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ایرانی حاجیوں کی تعداد مقرر کرنے کی بجائے انہیں اجازت دی جائے کہ وہ جس تعداد میں آنا چاہیں حج کیلئے سعودی عرب آ سکتے ہیں۔ ایران کے اخبارات بھی اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ اب سفارتی تعلقات قائم ہو جانے چاہئیں۔ اس طرح اس علاقے کے حفاظتی اقدامات بھی زیادہ مضبوط اور مستحکم ہو سکیں گے سفارتی تعلقات تو بے شک جلد بحال ہو جائیں گے۔ لیکن دونوں ملکوں کے باشندوں کے دلوں میں جو ایک دوسرے سے عناد کی زہر کافی عرصے سے بھری جا رہی تھی۔ اسکے زائل ہونے کے لئے خاص وقت درکار ہوگا۔ ویسے یہ بات بھی کوئی زیادہ وقیع نہیں ہے۔ کیونکہ دونوں ملک ایکدوسرے کے قریب آنے لگے تو امید ہے دل جلد صاف ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے محبت کے تعلقات قائم ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ــــ مینیجر

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم زبیر احمد صاحب بھٹی ابن مکرم عبدالمجید صاحب بھٹی شدید بیمار ہیں انہیں علاج کے لئے لندن لے جایا گیا ہے۔

○ مکرم ملک نسیم احمد صاحب (مقیم جرمنی) کا ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم محمد عثمان خان صاحب کا کیلے فورنیا امریکہ میں السر کا اپریشن ہوا ہے۔ ایک ماہ ہسپتال میں رہ کر گھر آ گئے ہیں۔

○ مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مربی امریکہ میں گلے میں تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

احباب ان سب کیلئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم غلام احمد صاحب چغتائی ابن مکرم غلام محمد صاحب چغتائی بتاریخ ۳۱، اکتوبر ۹۰ء کو لندن میں بعمر ۶۰ سال وفات پا گئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲، نومبر کو موصوف کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ ایک لمبے عرصہ سے لندن مشن میں آنریری خدمات بجا لا رہے تھے اور حضور انور کے لندن تشریف لے جانے کے بعد ان کی ڈیوٹی ٹیلیفون پر تھی جسے انہوں نے تادم آخر خوش اسلوبی سے نبھایا۔ موصوف کے پسماندگان میں بیوہ، ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

○ مکرم فتح محمد خان صاحب کلرک بیوت الحمد ربوہ کی اہلیہ صاحبہ دس ماہ بیمار رہنے کے بعد ۱۱، نومبر کو اپنے مکان دارالنصر غربی ربوہ میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ موصوفہ مکرم حافظ برہان محمد خان استاد جامعہ کی والدہ تھیں۔ نماز جنازہ عشاء کے بعد بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان نکاح

مکرم میاں بشیر احمد صاحب ابن مکرم میاں مبارک احمد صاحب آف (انصاف کمپنی والے) کا نکاح بمراہ عزیزہ منصورہ مبارکہ بنت مکرم میاں غلام احمد صاحب مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے مورخہ ۹ نومبر ۹۰ء کو بیت المبارک ربوہ میں مبلغ ۲۰ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

○ محترمہ شمسہ ہاشمی صاحبہ بنت سید طارق ہاشمی صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم شہزاد اسلم ہاشمی صاحب ابن سید محمد اسلم ہاشمی صاحب سے بعوض حق مہر... ۳۰۰ ہزار روپے ماڈل ٹاؤن بیت النور میں مورخہ ۴، مئی بروز جمعۃ المبارک پڑھا گیا۔

شمسہ ہاشمی صاحبہ مکرم سید صادق ہاشمی صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان کی پوتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان رشتوں کو جانبین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

دعائے نعم البدل

○ مکرم ملک حنیف احمد صاحب فرینکفرٹ مغربی جرمنی کا بیٹا اچانک وفات پا گیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

حسن کارکردگی

مکرم محی الدین صاحب عباسی لکھتے ہیں کہ ہماری مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی کو امسال بین الاضلاع مقابلہ جات ۹۰ء میں پاکستان بھر کی تمام مجالس اضلاع میں کارکردگی کے لحاظ سے ضلع کراچی کو اول قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں یہ اعزاز برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظمین اطفال کی توجہ کیلئے

تمام ناظمین اطفال مجالس و اضلاع کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۳، سے ۳۰، نومبر تک مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے ہفتہ عمومی منایا جا رہا ہے۔ تمام ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ اس ہفتہ کے دوران مجلس عاملہ کا تقرر کریں اور تمام شعبہ جات کا جائزہ لے کر کام شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

سیکرٹری عمومی
اطفال الاحمدیہ پاکستان

گمشدہ لاکٹ

ایک عدد لاکٹ جو (اللہ) کی طرز پر تھا رحمت غربی ربوہ سے دفتر انجمن احمدیہ ربوہ آتے ہوئے رگر گیا ہے لاکٹ پر زمرد لگے ہوئے ہیں۔ زنجیر کے بغیر ہے۔ جن صاحب کو ملے دفتر صدر عمومی ربوہ میں پہنچا دیں۔

گمشدہ اور بازیافتہ اشیاء کیلئے

دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں

اگر آپ کو کوئی گمشدہ چیز ملے تو اسے دفتر صدر عمومی گولبازار ربوہ میں جمع کروا دیں۔

اسی طرح اگر آپ کی کوئی چیز گم ہو جائے تو اس کی بازیابی کے لئے صدر عمومی کے دفتر سے رابطہ کریں۔

(صدر عمومی)

صنعتی نمائش

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام "آل ربوہ صنعتی نمائش" مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ نومبر کو بمقام ایوان محمود منعقد کی جا رہی ہے جو خدام اس میں حصہ لینا چاہتے ہوں وہ اپنی اشیاء ۲۴، نومبر تک دفتر خدام الاحمدیہ مقامی میں پہنچا دیں۔

ناظم صنعت و تجارت
مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

تبدیلی نام

آئندہ سے مجھے شہناز شریف کی بجائے شہناز کوثر کے نام سے پکارا اور لکھا جائے۔
شہناز کوثر بنت چوہدری محمد شریف خان وسن کے چیمہ۔ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور دین کی سمجھ عطا کرے اور آپ کو دین کی خدمت کی توفیق دے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت امام جماعت (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے، کی تقریر کی دو قسطیں آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب تیسری قسط شائع کی جاتی ہے:۔

وفات والدہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

جب آپؐ نے کچھ ہوش سنبھالا تو آپ کی دائی آپؐ کو آپ کی ماں کے پاس چھوڑ گئی۔ وہ اُن کو اپنے ماں باپ کے گھر مدینہ لے گئیں اور وہاں کچھ عرصہ رہ کر جب مکہ کی طرف واپس آ رہی تھیں تو راستہ میں فوت ہو گئیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۶ سال کی عمر میں اپنی ماں کی محبت بھری گود سے محروم رہ گئے۔ کسی نے آپؐ کو مکہ آپ کے دادا کے پاس پہنچا دیا۔ جو دو سال بعد جب آپ ۸ سال کے ہوئے فوت ہو گئے۔ اور آپ کو آپ کے چچا ابو طالب نے اپنی کفالت میں لے لیا اس طرح یکے بعد دیگرے اپنے محبت کرنے والوں کی گود سے آپ جُدا ہوتے رہے حتّٰی کہ آپ جوانی کو پہنچے۔

بچپن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

جن گھروں میں آپؐ نے پرورش پائی وہ امیر گھر نہ تھے۔ وہاں میز بچھا کر کھانا نہیں ملتا تھا۔ بلکہ مالی حالت اور ملکی رواج کے ماتحت جس وقت کھانے کا وقت آتا بچے ماں کے گرد جمع ہو کر کھانے کے لئے شور مچا دیتے اور ہر ایک دوسرے سے زیادہ حصہ چھین لے جانے کی کوشش کرتا۔ آپ کے چچا کی نوکر بیان کرتی ہے کہ آپ کی یہ عادت نہ تھی۔ جس وقت گھر کے سب بچے چھینا جھپٹی میں مشغول ہوتے آپ ایک طرف خاموش ہو کر بیٹھ جاتے اور اس بات کی انتظار کرتے کہ چچی خود آپ کو کھانا دے اور جو کچھ آپ کو دیا جاتا آپ خوش ہو کر کھا لیتے۔

نوجوانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی عمر ۲۰ سال کی ہوئی تو آپ ایک ایسی سوسائٹی میں شامل ہوئے جس کا ہر ایک ممبر اس امر کی قسم کھاتا تھا کہ اگر کوئی مظلوم خواہ کسی قوم کا ہو اسے مدد کے لئے بلائے تو اس کی مدد کرے گا یہاں تک کہ اس کا حق اس کو مل جائے اور اس نوجوانی کی عمر میں آپ کا یہ مشغلہ تھا کہ جب کبھی کسی شخص کی نسبت معلوم ہوتا کہ اس کا حق کسی نے دبا لیا ہے تو آپ اس کی مدد کرتے یہاں تک کہ ظالم مظلوم کا حق واپس کر دیتا۔

سفر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت تاجر

آپ کی سچائی اور امانت اور نیکی اس امر میں اس قدر مشہور ہو گئی کہ لوگ آپ کو صادق اور امین کہا کرتے تھے۔ جب اس نیکی کا چرچا بہت ہونے لگا تو ۲۵ سال کی عمر میں مکہ کی ایک مالدار تاجرہ عورت خدیجہؓ نے نفع پر شراکت کا فیصلہ کر کے آپ کو تجارت کے لئے شام کو بھیجا اور آپ کے ساتھ ایک غلام بھی گیا۔ اس سفر میں آپ کی نیکی اور دیانت داری کی وجہ سے اس قدر نفع ہوا کہ خدیجہؓ کو کبھی اس قدر نفع نہ ملا تھا۔

○ عزیزہ بشریٰ نذیر نے اس تقریر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں نے اس تقریر کو (جو اب تک چھپ چکی ہے) زبانی یاد کر لیا ہے۔ اور وہ امید کرتی ہیں دیگر بہن بھائی بھی اسے یاد کر لیں۔

(زبانی یاد کرنا تو خاصا مشکل ہو گا لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے کہ وہ اسے بار بار پڑھیں اور اس کے مضمون سے پوری طرح آگاہ ہو جاویں)

○ عزیز محسن نے لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے انکل چوہدری انور حسن صاحب جو نائب وکیل التصنیف تھے اور اس عہدہ پر کام کرتے ہوئے وفات پا گئے تھے۔ ان کے متعلق ایک مضمون بھیجا تھا۔ مضمون تو آٹھویں جماعت میں لکھا گیا تھا لیکن اب وہ نویں جماعت میں ہو گئے ہیں۔

(ہم اللہ نے چاہا تو اس مضمون کے ضروری حصے شائع کریں گے)

اگر آپ برسرِ روزگار ہیں تو کیا آپ نے وصیت کر دی ہے۔ جوانی میں وصیت کرنا بڑھاپے میں وصیت کرنے سے افضل ہے۔

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

۱۔ مکرم راجہ زین العابدین صاحب دار البرکات ربوہ منجانب والدہ محترمہ صالحہ بی بی (وفات یافتہ) ۵۰/-
۲۔ " کلیم اللہ خان صاحب دار العلوم غربی ربوہ منجانب ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب (وفات شدہ) ۱۰۰/-
۳۔ " وسیم احمد صاحب ولد چوہدری فضل علی صاحب 19/E.B وہاڑی۔ ۱۰/-
۴۔ " نسیم عباس صاحب لودھراں ۱۰/-
۵۔ " منظفر احمد صاحب لودھراں ۱۵/-
۶۔ " نصیر احمد صاحب حسین آگاہی ملتان ۵۰/-
۷۔ " ملک منیر احمد صاحب شاہ رکن عالم ملتان ۳۰۰/-
۸۔ " مرزا اقبال احمد صاحب چک 21/W.B وہاڑی ۱۵/-
۹۔ " میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب موضع دوالمیال ضلع چکوال ۵۰۰/-
۱۰۔ " محمد رشید ارشد صاحب نوشہرہ کینٹ ۹۰/-
۱۱۔ " عطاء اللہ صاحب ولد میاں علم الدین صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ ۲۰۰/-
۱۲۔ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا منور بیگ صاحب بہ لاس برادرز کوئٹہ ۱۰۰/-
۱۳۔ مکرم منظور احمد صاحب شاد سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی ۲۰۰/-
۱۴۔ " کاشف محمود صاحب کریم نگر فیصل آباد ۵۰/-
۱۵۔ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد حفیظ صاحب ربوہ ۱۰۰/-
۱۶۔ " عامرہ طیبہ میر صاحبہ بنت میر منصور احمد صاحب دار العلوم جنوبی ربوہ ۲۰/-
۱۷۔ مکرم وسیم احمد صاحب ناصر فیصل آباد ۱۰۰/-
۱۸۔ " ڈاکٹر درثمین احمد عطاء اللہ بذریعہ ملک منور احمد جاوید ربوہ ۳۰۰/-
۱۹۔ " خالد امیر صاحب منجانب قاری محمد امین صاحب (وفات یافتہ) ۲۰۰/-
۲۰۔ " عبد الوہاب صاحب قمر ڈیرہ غازی خان ۳۰/-
۲۱۔ " مولوی نظام الدین صاحب مہمان دار العلوم غربی ربوہ ۵۰/-
۲۲۔ " چوہدری عبد الحمید صاحب کینیڈا ۱۰۰/-
۲۳۔ " ڈاکٹر ملک نسیم احمد صاحب ربوہ ۵۰/-

هو الشافی

C M C C C

کیوریٹو کورسز

PILES COURSE	۴۰/-	بواسیر کورس
ASTHMA COURSE	۶۰/-	دمہ کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۶۵/-	پتھری گردہ کورس
KIDNEY INFECTION COURSE	۱۸۰/-	انفکشن گردہ کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
BODY BUILDING COURSE	۴۵/-	کمزوری جسم کورس
URINATION COURSE	۴۰/-	کثرت پیشاب کورس
STERILITY COURSE	۷۵/-	بانجھ پن کورس
LEOCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری کورس

نیز دیگر امراض کے کورسز اپنے قریبی میڈیکل سٹور سے طلب کریں یا براہِ راست ہم سے منگوائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
لاہور / کراچی
ہیڈ آفس گولبازار - ربوہ
فون :- ۷۷۱-۴۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ آزاد کشمیر کی حکومت نے بدعنوانی کے الزام میں ۲۶ افسروں کو معطل کر دیا ہے۔ معطل ہونے والوں میں وزیر اعظم کے معائنہ کمیشن کے چیئرمین متعدد سیشن جج اور دیگر افسر شامل ہیں۔ حکومت آزاد کشمیر نے سابق وزیر اعظم سردار سکندر حیات کے دور کی بدعنوانیوں کی فہرست بھی جاری کر دی ہے

○ وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ اسمبلی میرا احتساب کرے گی اور میں وزراء کا احتساب کروں گا۔ انہوں نے افسروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اختیارات کی مرکزیت ختم کرنے والوں کے لئے جلد اعلان کیا جائے گا۔

○ حکومت پنجاب نے سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کو مفت کھانا دینے پر پابندی لگا دی ہے۔ صرف دس فیصد مستحق لوگوں کو روزانہ دس روپے سے کر کھانا دیا جائے گا۔

○ وزیر اعظم نواز شریف عمرہ کرنے کے بعد واپس پاکستان پہنچ گئے ہیں۔ اب وہ پانچویں سارک سربراہ کانفرنس میں شریک ہونے کیلئے مالدیپ کے دارالحکومت مالے گئے ہیں۔

○ پاکستان نے ویسٹ انڈیز کے خلاف پہلا کرکٹ ٹیسٹ میچ آٹھ وکٹوں سے جیت لیا سلیم ملک مین آف دی میچ قرار پائے۔ وقار یونس نے میچ میں مجموعی طور پر ۱۹ اور وسیم اکرم نے ۶ وکٹیں حاصل کیں۔

○ پنجاب پیپلز پارٹی کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ اگر بلوچستان کی طرح پنجاب میں بھی انتخابی دھاندلیوں کا جائزہ لیا جائے تو کم از کم ۲۵ ڈپٹی کمشنر معطل کرنا پڑیں گے۔

○ وفاقی وزیر تجارت نے کہا ہے کہ حکومت تمام تجارت نجی شعبے کے حوالے کرنا چاہتی ہے۔

○ آزاد کشمیر کی کابینہ نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ سارک کانفرنس میں کشمیر کا مسئلہ بھی اٹھایا جائے۔

○ وفاقی وزیر صنعت نے گھی ملوں کے مزدوروں کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کسی ایسی صنعت کو واپس نجی تحویل میں دینے کا ارادہ نہیں رکھتی جسکا تعلق عوام کی صحت کے مسائل سے ہو۔

غیر ملکی خبریں

○ برطانوی وزیر اعظم مسز مارگریٹ تھیچر اپنی سیاسی پارٹی کی قیادت کے انتخاب میں پہلے مرحلے میں کامیابی حاصل نہیں کر سکیں۔ اب دوسرے مرحلے میں دوبارہ انتخاب ہوگا۔ حزب مخالف کی لیبر پارٹی نے اس پر مسز تھیچر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ چونکہ حکمران پارٹی دو دھڑوں میں بٹ چکی ہے اسلئے ملک میں نئے انتخابات کروائے جائیں

○ افغانستان کے صدر نجیب اللہ اور افغانستان کی عبوری حکومت کے صدر پروفیسر صبغت اللہ مجددی کے درمیان سوئٹزرلینڈ میں مذاکرات ہو گئے ہیں۔ پروفیسر مجددی کے نمائندے سابق شاہ ظاہر شاہ سے بھی ملاقات کر رہے ہیں۔

○ کویت میں مزید عراقی فوجی پہنچنے کی خبر سے عالمی منڈی میں تیل کی قیمت مزید بڑھ گئی ہے۔

○ پشاور میں مقیم افغانستان کے قونصلر نے افغان مجاہدین کی طرف سے کابل پر ایک بڑے حملے کی تیاریوں کی خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہم کابل کا دفاع کرنے کیلئے پوری طرح تیار ہیں لیکن ہم جنگ نہیں چاہتے۔

○ عراق نے کویت کی سرحد پر ساڑھے چھ لاکھ فوج جمع کر دی ہے۔ سعودی عرب میں موجود کثیر الملکی فوجوں کی تعداد ۵ لاکھ ہے۔

○ امریکہ کی جیلوں میں عورتوں کی تعداد مرد قیدیوں سے بڑھ گئی۔ خواتین قیدیوں کی تعداد ساڑھے سات لاکھ ہے۔

○ امریکی کانگرس کے ۴۵ ڈیموکریٹ اراکین صدر بش کے خلاف مقدمہ دائر کریں گے جس کا مقصد صدر بش کے ان اختیارات کو چیلنج کرنا ہے جنکے تحت وہ کانگرس کی منظوری کے بغیر عراق سے جنگ شروع کرنا چاہتے ہیں۔

○ فرانسیسی وزیر اعظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد ناکام ہو گئی۔ دو سال میں ان کے خلاف یہ نویں تحریک عدم اعتماد تھی۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اٹھرا ۱۵/- ، ۴۵/-	اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/-	زد جام عشق ۱۲۰/-
تریاق معدہ ۸/- ، ۱۶/-	روشن کاجل ۵/-	سرمہ جواہر ۵/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار۔ ربوہ
فون ۶۳۴

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

سیل سیل سیل
کلیئرنس سیل
منیاری چوڑیاں کھیلوں کا سامان
قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
شاہد شاپنگ سنٹر افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ
بالمقابل سب تحصیل ربوہ ||| دوکان گلی کے اندر ہے

قدیمی ——— اوّلین ——— شہرہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
کراچی:۔ فون نمبر ۴۱۳۲۵۱
لاہور:۔ ۱-D-۳ گلشن راوی
ملتان:۔ چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین:۔ بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان:۔ فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ:۔ اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار، ربوہ
فون:۔ گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

نرینہ اولاد سے محروم۔ بے اولاد۔ اٹھراء۔ سوکھا، گرمی۔ گیس کا علاج کرنے والے
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۱۹۰ فون ۴۳۱ ۷۴۸۴۴/۷۶۴۹۷
برانچیں
ربوہ:۔ اقصیٰ چوک نزد ٹیڈی بکس
ملتان:۔ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ:۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی:۔ محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
خواتین کے لئے انتظام کیساتھ

ضروری اعلان
احباب کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ خاکسار نے اپنی دکان تبدیل کر لی ہے۔ نئی دکان ذیشان جنرل سٹور۔ اقصیٰ روڈ کے ساتھ ہے۔
میاں نسیم احمد طاہر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون دکان: ۸۳۷ فون گھر ۶۱۷